Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

نمبر ۵۰	یکم ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ۲ امان ۱۳۵۵ ہش ۲ مارچ ۱۹۷۶ء	جلد ۶۵/۳۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر قبولیتِ دعا نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے

جو لوگ قبولیتِ دعا کے قائل نہیں ہیں ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہستی کی کوئی دلیل نہیں ہے

"اللہ تعالیٰ کی شناخت کی یہ زبردست دلیل اور اس کی ہستی پر بڑی بھاری شہادت ہے کہ محو و اثبات اس کے ہاتھ میں ہے۔ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت۔

دیکھو اجرامِ سماوی کتنے بڑے اور عظیم الشان نظر آتے ہیں اور ان کی عظمت کو دیکھ کر ہی بعض نادان اُن کی پرستش کی طرف جھک پڑے ہیں اور انہوں نے اُن میں صفاتِ الٰہیہ کو مان لیا جیسے ہندو یا اور دوسرے بُت پرست یا آتش پرست وغیرہ جو سورج کی پُوجا کرتے ہیں اور اس کو اپنا معبود سمجھتے ہیں کیا وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سورج اپنے اختیار سے چڑھتا ہے یا چھپتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور اگر وہ کہیں بھی تو وہ اس کا کیا ثبوت دے سکتے ہیں۔ وہ ذرا سورج کے سامنے یہ دعا تو کریں کہ ایک دن وہ نہ چڑھے یا دوپہر کو مثلاً چھپ جاوے تا کہ معلوم ہو کہ وہ کوئی اختیار اور ارادہ بھی رکھتا ہے۔ اس کا ٹھیک وقت پر طلوع اور غروب تو صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس کا اپنا ذاتی کوئی اختیار اور ارادہ نہیں ہے۔ ارادہ کا مالک تب ہی معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو اور کرنے والے امر کو کرے اور نہ کرنے والے کو نہ کرے۔

غرض اگر قبولیتِ دعا نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے اور ہوئے۔ اور حقیقت میں جو لوگ قبولیتِ دعا کے قائل نہیں ہیں ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہستی کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ جو دعا اور اس کی قبولیت پر ایمان نہیں لاتا وہ جہنم میں جائے گا وہ خدا ہی کا قائل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ اس وقت تک دعا کرتا رہے جب تک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے اور انا الحق کی آواز اس کو نہ آجاوے!"

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۰۴، ص ۲۰۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ سینہ میں درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کو گذشتہ دنوں ہچکی کی تکلیف ہو گئی تھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے، الحمد للہ

درخواستِ دعا

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ کینیڈا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے احمدی دوست مکرم عزیز احمد صاحب کی پسلی میں شدید درد رہتا ہے۔ اس وجہ سے انہیں بہت تکلیف ہے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ بھی بعض عوارض سے بیمار ہیں۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو شفاء عطا فرمائے۔ آمین

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب

ربوہ ـــ ۲۹ تبلیغ ۱۳۵۵ ہجری شمسی مطابق ۲۹ فروری ۱۹۷۶ء بروز اتوار محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے فرزند اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے نواسے عزیزم صاحبزادہ مرزا عمر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پانچ ہزار روپے حق مہر پر محترمہ سیدہ امۃ الکافی صاحبہ سلمہا بنت محترم میجر سید سعید احمد صاحب سے جو کہ حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں پڑھا تھا۔

برات کاروں کے ذریعہ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی سرکردگی میں صبح ربوہ سے لاہور چھاؤنی روانہ ہوئی۔ اس میں دیگر افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ) بھی شامل تھیں۔ لاہور میں محترم ڈاکٹر کرنل صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کی کوٹھی میں کچھ وقت قیام کرنے کے بعد برات محترم میجر سید سعید احمد صاحب کی کوٹھی پر پہنچی جہاں پر تین بجے سہ پہر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اِس تقریب کا آغاز محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب نے تلاوتِ قرآن پاک سے کیا

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

مورخہ ۲؍امان ۱۳۵۵ھش

۲؍مارچ ۱۹۷۶ء

سلسلۂ اسباب اور قبولیتِ دُعاء

انیسویں صدی کے اواخر میں جب مغربی دنیا کائنات ارضی وسماوی کی کُنہ و کیفیت معلوم کرنے اور وسیع و عریض کائنات میں پوشیدہ طاقتوں اور کائنات کی جملہ اشیاء میں پائے جانے والے خواص کا کھوج لگانے کی طرف متوجہ ہوئی تو سائنسدان اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ کائنات ایک نہایت ہی محکم و ابلغ نظام میں بندھی ہوئی ہے اور یہ محکم و ابلغ نظام بعض غیر مبدّل اور اٹل قوانین اور ان کی مسلسل کارفرمائی سے عبارت ہے۔ ان غیر مبدّل اور اٹل قوانین کو انہوں نے قوانینِ قدرت کا نام دے کر انہیں ہی سب کچھ قرار دے ڈالا اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ ان قوانینِ قدرت میں اسباب و علل کا ایک لامتناہی سلسلہ پایا جاتا ہے۔ ہر حرکت اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے ہر تغیّر کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے۔ بغیر سبب اور علّت کے کوئی تغیّر بھی رونما نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے۔

خواص الاشیاء اور کائنات میں پوشیدہ قوتوں کا کھوج لگانے کے سلسلہ میں سائنسدان جس نتیجہ پر پہنچے وہ اس حد تک تو درست تھا اور ہے کہ یہ کائنات ایک محکم و ابلغ نظام میں بندھی ہوئی ہے جس میں قوانینِ قدرت کی کارفرمائی کے علاوہ اسباب و علل کا سلسلہ جاری ہے لیکن ان کا اسباب و علل کے سلسلہ کو ہی سب کچھ سمجھنا اور علّت العلل کے وجود کو تسلیم نہ کرنا ایک فاش غلطی تھی۔ اسباب و علل کے لامتناہی سلسلہ سے گھبرا کر وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ یہ کائنات اسباب و علل کے لامتناہی سلسلہ کے نتیجہ میں خود بخود معرضِ وجود میں آگئی ہے اور اس کا نہایت محکم و ابلغ نظام اٹل اور غیر مبدّل قوانینِ قدرت کی کارفرمائی کے نتیجہ میں خود بخود چل رہا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ اسباب و علل کے سلسلہ، قوانینِ قدرت کی کارفرمائی اور کائنات کے محکم و ابلغ نظام کو دیکھ کر رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا پکار اُٹھتے اور علّت العلل کے طور پر خدا سے قادر و توانا اور قدیر و مقتدر کی ہستی پر ایمان لا کر اس کے احکام کی بجا آوری کو لازم پکڑتے اور اپنی زندگیوں کو اخلاقِ فاضلہ اور امن و صلاحیت اور سلامت روی کے سانچوں میں ڈھالتے۔ لیکن انہوں نے خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار کر کے مغرب میں دہریت کے فروغ کی راہ ہموار کر دی۔ دہریت کی رَو میں بہنے کا نتیجہ یہ ہے کہ آج مغربی اقوام مادہ پرستی کے طفیل اخلاقی بے راہروی کی رَو میں بہتی چلی جا رہی ہیں اور معصیت نوازی کے چکر میں پھنسی ہوئی ہیں اور نتیجۃً تباہی کے کنارے آ لگی ہیں۔

مشرقی ممالک میں گو ابھی کھلی کھلی دہریت کو تو فروغ حاصل نہیں ہوا ہے لیکن مغربیت کے زیرِ اثر مشرقی اقوام میں نیچریت کی طرف رجحان بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اسباب و علل اور قوانینِ قدرت کی کارفرمائی کے اٹل ہونے کے زیرِ اثر دعا کو محض بیکار تصوّر کیا جانے لگا ہے۔ ایسے لوگ سمجھ یہ بیٹھے ہیں کہ جو کچھ ہونا ہے وہ مقررہ اسباب و علل کے نتیجہ میں ہو کر رہے گا۔ دعا کے نتیجہ میں وہ اسباب جو پہلے ہی قوانینِ قدرت کے نتیجہ میں مہیا ہو کر ایک مقررہ نتیجہ پر منتج ہو رہے ہیں خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کے نتیجہ میں یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اسباب وہ نتیجہ پیدا نہ کریں جو قانونِ قدرت کے نتیجہ میں بہرصورت و بہرحال نکلنا ضروری ہے۔

دعا اور اس کی تاثیر سے انکار اس لئے پیدا ہوا کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان نہ تھا۔ یہ یقین کمزور پڑ چکا تھا کہ خدا تعالیٰ غیر محدود قدرتوں اور طاقتوں کا مالک ہے۔ اس کی قدرتوں اور طاقتوں کی کوئی حد بست ممکن نہیں ہے۔ دوسرے قوانینِ قدرت کو انہی حد تک محدود سمجھ لیا گیا جس حد تک کہ انہیں ان کا علم حاصل ہو سکا تھا اور یہی نقطۂ نظر اسباب کے بارہ میں بھی تھا حالانکہ جب خدا تعالیٰ کی ذات وراء الوراء ہے اور اس کی صفات اور ان صفات کے جلوے غیر محدود ہیں اور اس کی قدرتوں اور طاقتوں کی کوئی انتہاء نہیں ہے تو پھر اس کے لئے کوئی بات انہونی کیسے ہو سکتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس دنیا کو اسباب اور قوانینِ قدرت کے نظام میں باندھا ہوا ہے لیکن اس کے وضع کردہ قوانینِ قدرت اور اسباب کی بھی کوئی حد اور انتہا نہیں ہے۔ خود قضا و قدر کا نظام بھی قوانین میں بندھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندہ کی شرائط کے مطابق کی ہوئی دعا کو قبول کرتا ہے تو اس کی مراد کو پورا کرنے کے اسباب بھی وہ مہیا کرتا ہے۔ اسباب کی اس کے ہاں کمی نہیں ہے۔ قانونِ قدرت میں فرق ڈالے بغیر وہ ایک ایسے قانونِ قدرت کو جس کا بندوں کو علم نہیں ہوتا بروئے کار لا کر اور ایسے اسباب مہیا کر کے جن سے وہ ناواقف ہوتے ہیں انہیں ان کی مرادیں عطا کر دیتا ہے۔ قانونِ قدرت اپنی جگہ ہے اور اسباب کا سلسلہ اپنی جگہ لیکن ان سب کے اُوپر خدا تعالیٰ کی ذات ہے جس نے خود قضا و قدر کے نظام اور اسباب کے سلسلہ کو وضع کیا ہے اور انہیں قوانین میں باندھا ہوا ہے۔ وہ جب اپنے بندے یا بندوں کی دعاؤں کو قبول کرنا چاہتا ہے تو اپنے ہی قانون کے مطابق قضا و قدر کو بدل کر ان دعاؤں کے پورا کرنے کے اسباب خود پیدا کر دیتا ہے۔ بلا سبب وہ کوئی بات ظہور میں نہیں لاتا جب کسی امر کو ظہور میں لانے کا فیصلہ کرتا ہے تو اسباب بھی اس کے خود ہی مہیا کرتا ہے۔ منکرینِ دعا کی غلطی یہ ہے کہ وہ قوانینِ قدرت کو اپنے ناقص علم کے مطابق محدود سمجھتے ہیں اور اسباب کے سلسلہ کو اسبابِ مادیہ تک محدود گردانتے ہیں حالانکہ مادی عالمِ اسباب کی طرح ایک باطنی عالمِ اسباب بھی ہے جس کو مادی نقطۂ نظر والے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ باطنی عالمِ اسباب کی معرفت انہیں ہی عطا کی جاتی ہے جو پہلے اپنے آپ کو روحانی بصیرت سے متصف کرتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے مادہ پرستی کے اس زمانہ میں دعا اور اس کی حقیقت پر زندہ ایمان پیدا کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا ہے، دعا کے نتیجہ میں رونما ہونے والے انقلابات کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دعا اور توجہ میں ایک روحانی اثر ہے جس کو طبعی لوگ جو صرف مادی نظر رکھنے والے ہیں نہیں سمجھ سکتے۔ سنّت اللہ میں دقیق در دقیق اسباب کا ذخیرہ ہے جو دعا کے بعد اپنا کام کرتا ہے ...... یہ لوگ (منکرینِ دعا) دراصل اللہ تعالیٰ کے باریک رازوں اور اسباب سے بے خبر ہیں۔ وہ ظاہر عالمِ اسباب کو جانتے ہیں لیکن اس کا ایک باطنی عالمِ اسباب بھی ہے۔

فلسفی کو منکرِ حنّانہ است
از حواسِ اولیاء بیگانہ است"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۹۴، ۳۹۵)

اسی طرح آپؑ نے اسباب کے سلسلہ کو محض اسبابِ مادیہ تک محدود سمجھنے اور اس طرح دعا کو محض بیکار سمجھنے والوں پر ان کی غلطی واضح کرتے ہوئے مزید فرمایا:-

"عام لوگوں کا علم یہیں تک محدود ہے کہ عام اسبابِ مادیہ کے تحت تحریکات ہوتی ہیں لیکن (اسباب کے سلسلہ کو) اسی حد تک ختم کر دینا یہ سخت غلطی ہے۔ قضاء قدر کے اسباب بعض اوقات وراء الوراء ہوتے ہیں اور ان کا تعلق محض کُن فیکون سے ہی ہوتا ہے جسے دوسرے لوگ سمجھ بھی نہیں سکتے۔ اگر یہ اسباب اسی حد تک ہوتے جہاں تک یہ لوگ سمجھے بیٹھے ہیں تو پھر تو گویا خدائی ہی کو اپنے قبضہ میں لے آتے۔ پہلی اُمّتوں پر جو عذاب آئے ہیں اگر ان کے کفار کو اُن کے اسباب کی خبر ہوتی تو وہ ان کو بچا کیوں نہ لیتے۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ اسباب وراء الوراء تھے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۹۹)

الغرض دعا میں بڑی تاثیر ہے۔ دعا سے زمین آسمان پلٹ سکتے ہیں بشرطیکہ دعا اللہ تعالیٰ کی سنّت اور اس کے مقرر کردہ طریق کے مطابق پورے آداب اور شرائط کے ساتھ کی جائے اور دعا کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ وسائل سے کام لیکر تدبیر میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی جائے۔ خدا تعالیٰ اس دنیا میں جسے اس نے اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت عالمِ اسباب بنایا ہے جب اپنے بندے کی دعا کو قبول کرتا ہے تو اس کے پورا ہونے کے وراء الوراء اسباب بھی پیدا کر دیتا ہے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہمیشہ اپنی سنّت کے مطابق اپنی قدرت ظاہر فرماتا اور اپنے (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی اخلاق و آداب

زبان کی حفاظت

(۲)

مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد حامی سلسلہ مقیم ساہیوال

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا۔

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ خود فحش بات کرتے اور نہ فحش باتیں پسند کرتے تھے آپ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو تم سے سب سے اچھے اخلاق کا مالک ہے

(بخاری کتاب الادب)

اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کو تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اچھے اخلاق والے ہونگے

وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدِكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ

کہ منہ پھٹ بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے والے اور لوگوں پر تکبر جتلانے والے اور منہ پھلا پھلا کر متکبرانہ باتیں کرنے والے مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور مجھ سے سب سے زیادہ دور ہوں گے۔

(متفق علیہ مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسی بُری باتوں سے بچائے۔ عربی زبان میں محاورہ ہے:

رُبَّ كَلِمَةٍ تَقُوْلُ لِصَاحِبِهَا دَعْنِيْ

کہ بہت سی باتیں متکلم یعنی کلام کرنے والے سے کہتی ہیں کہ ہمیں چھوڑ دے یہ محاورہ زیادہ گفتگو اور فضول اور بیہودہ گفتگو سے روکنے یا منع کرنے کے وقت استعمال کرتے ہیں۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ"

(بخاری کتاب الادب)

کہ دوزخ کی آگ سے بچنے کے لئے پوری کوشش کرتے رہو۔ خواہ کھجور کا کوئی ٹکڑا ہی خدا کے رستہ میں دینا پڑے اگر کسی پاس کچھ بھی نہ ہو تو کم از کم کسی کو محبت اور اخلاق اور نرمی سے عمدہ اور اچھی بات ہی کہہ دے جس سے اس کا حوصلہ بلند ہو اور نیکی اور ہدایت کی طرف رہنمائی ہو۔ بدی اور نقصان سے بچ جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتیں پسند فرماتا ہے اور تین باتوں سے نفرت کرتا ہے وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ کہ جو تین باتیں اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں وہ قیل و قال یعنی فضول بحث اور لغو اور لایعنی زیادہ باتیں کرنا اور کثرت سوال اور مال کو ضائع کرنا ہے۔

صحابہ کرام غیر ضروری اور بے فائدہ باتیں نہ کرتے تھے۔ اور نہ ہی زیادہ سوال کرتے حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسائل دینیہ بھی بہت کم پوچھتے تھے۔ جب کوئی اجنبی باہر سے آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے محابا سوال کرتا تو صحابہ متعجب ہوتے اور اسے ناپسند کرتے تھے سورۃ بقرہ میں بنی اسرائیل کا گائے کے ذبح کرنے کے سلسلہ میں سوالات کا ذکر آتا ہے یہود ایسے ہی ناپسندیدہ سوالات کی وجہ سے اور کما حقہٗ شریعت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا حقیقی قرب حاصل نہ کر سکے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ"

کہ تم سے پہلے لوگوں کو ان کے کثرت سوالات نے ہلاک و ناکام کیا ہے یعنی جب انہوں نے کسی امر کے بارہ میں کثرت سے سوالات کئے اور ان کا جواب ملا تو جواب کے مطابق عمل نہ کر سکے۔ پس برمحل اور ضرورت کے موقع پر بولنا چاہیئے اور بے فائدہ اور لگاتار بغیر مطلب و مقصد بولتے چلے جانا حماقت ہے۔ کہتے ہیں

خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ۔

کہ بہترین کلام وہ ہوتی ہے جو تھوڑی ہو اور با دلیل ہو۔ قوت گویائی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے یہ شخصیت کی آئینہ دار اور انسان کی قابلیت اور استعداد کے اظہار کا ذریعہ ہے اس کے بے مقصد اور بے ربط استعمال سے انسان کا ذہن پراگندہ اور خیالات منتشر ہو جاتے ہیں اور وہ [illegible] ذہنی اور روحانی [illegible] اٹھاتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت سے قبل ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو اپنی زبانوں سے ایسے کھائیں گے جیسے گائیاں اپنی زبان سے کھاتی ہیں یعنی چرب زبانی اور جھوٹ اور ناجائز باتوں کے ذریعہ سے دولت کما کر کھائینگے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو اس کے سب اعضاء اس کی زبان سے عاجزی سے کہتے ہیں کہ ہمارے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم بھی تیرے ساتھ ہی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

(رواہ الترمذی)

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میرے بارہ میں آپ کو کس کا خوف ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑ لی۔ یعنی زبان سے بدگوئی کا ڈر ہے۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو دو منہ والا شخص ہے یعنی منافق یہاں کچھ کہا اور وہاں اس کے خلاف کہا اس کی قیامت کے روز آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

(رواہ الدارمی)

احادیث میں آتا ہے کہ جھوٹ۔ غیبت خوشامد یعنی ناجائز کسی کی مدح گالی گلوچ عیب و نقص زبان درازی۔ منافقت افواہ اڑانا نکتہ چینی۔ تکبرانہ کلام۔ فضول و بے ہودہ باتیں۔ بزدلی اور مایوسی کی باتیں لعنت ڈالنا۔ چغل خوری کرنا۔ مبالغہ آمیزی کرنا ریا خود ستائی و خودنمائی کی باتیں تہمت لگانا تمسخر۔ فسق و فجور کی باتیں پھیلانا۔ ناحق فضول بحث کرنا کسی کو طعنہ کرنا کسی کا مذاق اڑانا کسی کا پردہ فاش کرنا۔ بے حیائی کی باتیں کرنا برے ناموں سے پکارنا یہ سب امور ناپسندیدہ افعال ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"سچے تقویٰ کے بغیر کوئی راحت اور خوشی مل ہی نہیں سکتی تو معلوم کرنا چاہیئے کہ تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ تقویٰ تمام جوارح انسانی اور عقائد زبان اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے نازک ترین معاملہ زبان سے ہے بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا۔ حالانکہ وہ بات بُری ہوتی ہے۔ مجھے اس پر ایک نقل یاد آئی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دنیا دار نے دعوت کی جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دنیا دار نے اپنے نوکر کو کہا کہ فلاں تھال لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے اور پھر کہا دوسرا تھال بھی لانا جو دوسرے حج میں لائے تھے اور پھر کہا تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ تو تو بہت ہی قابل رحم ہے۔ ان تین فقروں میں تو نے اپنے تینوں ہی حجوں کا ستیاناس کر دیا! تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ تو اس امر کا اظہار کرے کہ تو نے تین حج کئے ہیں۔ اس لئے خدا نے تعلیم دی ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے اور بے معنی، بیہودہ، بے موقع، غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا جائے . . . . . .

زبان ہی ہے جو انسان تقویٰ سے دور چلا جاتا ہے زبان سے تکبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر بیٹھتا ہے اور زبان سے ہی فرعونی صفات آجاتی ہیں اور اسی زبان کی وجہ سے پوشیدہ اعمال کو ریاکاری سے بدل لیتا ہے اور ریا کا زیان بہت جلد پیدا ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ناف کے نیچے کے عضو اور زبان کو شر سے بچاتا ہے اس کی بہشت کا ذمہ دار میں ہوں۔ حرام خوری اس قدر نقصان نہیں پہنچاتی جیسے قول زور۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ حرام خوری اچھی چیز ہے یہ سخت غلطی ہے اگر کوئی ایسا سمجھے میرا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو اضطرار اً سؤر کھالے۔ تو یہ امر دیگر ہے لیکن وہ اپنی زبان سے خنزیر کا فتویٰ دیدے تو وہ اسلام سے دور نکل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال ٹھہراتا ہے۔ غرض اس سے معلوم ہوا کہ زبان کا زیان خطرناک ہے۔ اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو۔ نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں۔ اور اناپ شناپ بولتے رہو۔ ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے جب تک یہ نہ سوچ لو مت بولو۔ ایسے بولنے سے جو شرارت کا باعث اور فساد کا موجب ہو۔ نہ بولنا بہتر ہے لیکن یہ بھی مومن کی شان سے بعید ہے کہ امر حق کے اظہار میں رُکے۔ اس وقت کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور خوف سے زبان کو نہ روکے دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ تو اپنے پرائے سب کے سب دشمن ہو گئے مگر آپ نے ایک دم بھر کے لئے بھی کسی کی پرواہ نہ کی۔ یہاں تک کہ جب ابو طالب آپ کے چچا نے لوگوں کی شکایتوں سے تنگ آکر کہا۔ اس وقت بھی آپ نے صاف طور پر کہہ دیا کہ میں اس کے اظہار سے نہیں رک سکتا۔ آپ کا اختیار ہے۔ میرا ساتھ دیں یا نہ دیں۔

پس زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے۔ اسی طرح امر حق کے اظہار کے لئے زبان کھولنا لازمی امر ہے یَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ مومنوں کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہیئے جو نرم ہو اور سلامت اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔"

(ملفوظات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۲۳ تا ۲۲۴)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یہ بھی قسم ترک شر کی اخلاق ہی سے رفق اور قول حسن ہے اور یہ خلق جس حالت طبعی سے پیدا ہوتا ہے اس کا نام طلاقت یعنی کشادہ روئی ہے بچہ جب تک کلام کرنے پر قادر نہیں ہوتا۔ بجائے رفق اور قول حسن کے طلاقت دکھلاتا ہے۔ طلاقت ایک قوت ہے اور رفق ایک خلق ہے جو اسی قوت کو محل پر استعمال کرنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کی تعلیم یہ ہے وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا۔ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ۔ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔ اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔ یعنی لوگوں کو وہ باتیں کہو جو واقعی طور پر نیک ہوں۔ ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے۔ ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا ہے۔ وہ اچھے ہوں بعض عورتیں بعض عورتوں سے ٹھٹھا نہ کریں ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا ہے وہی اچھی ہوں اور عیب مت لگاؤ اپنے لوگوں کے بُرے بُرے نام مت رکھو۔ بدگمانی کی باتیں مت کرو اور نہ عیبوں کو کرید کرید کر پوچھو ایک دوسرے کا گلہ مت کرو۔ کسی کی نسبت وہ بہتان یا الزام مت لگاؤ جس کا تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ اور یاد رکھو کہ ہر ایک عضو سے مواخذہ ہوگا۔ اور کان آنکھ دل ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۵۷-۵۸)

پس دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے توفیق بخشے کہ ہم اپنی زبان پر قابو رکھیں اور ہر اچھی بات موقع اور محل پر کہیں اور ہر بُری بات سے بچیں اور اپنی کامل رضا کی راہوں پر چلائے۔ اللّٰھم آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا
اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

تنظیم موصیان اور اُن کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۶ء میں موصیان کی ایک تنظیم کا اعلان فرمایا تھا اور مندرجہ ذیل ابتدائی کام اُن کے ذمہ لگائے گئے تھے۔

۱۔ کسی موصی کے گھر میں بڑا ہو یا چھوٹا مرد ہو یا عورت کوئی بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم کے پڑھنے کی عمر کو پہنچا ہوا ہو لیکن قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو یا ترجمہ جاننے کی عمر کو پہنچا ہوا ہو مگر ترجمہ نہ جانتا ہو

۲۔ جماعت کی عام تربیت کے معیار کو بلند کرنے کے لئے موصیان کی کوششوں سے کم از کم پانچ ہزار واقفین عارضی بنائے جا سکیں۔

۳۔ موصیان کو یہ بھی کہا گیا تھا کہ ان کی مقامی جماعت میں کوئی شخص ایسا نہ رہے جسے قرآن کریم آنا چاہیئے تھا لیکن اُسے پڑھنا نہیں آتا۔

جملہ صدر صاحبان مجالس موصیان کو مئی ۱۹۷۵ء میں اطلاع دی گئی تھی کہ ماہوار رپورٹ کا خلاصہ ہر ماہ کی ۲۵ تاریخ تک نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن و وقف عارضی) میں بھجوا دیا کریں مگر ابھی تک صرف مندرجہ ذیل مجالس کی طرف سے چند رپورٹیں ملی ہیں اس مقصد کے لئے جملہ مجالس کو چھپے ہوئے فارم بھی بھجوائے گئے تھے امید ہے کہ سب مجالس موصیان حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کریں گی اور اپنی مجلس کی کارکردگی ماہوار رپورٹ باقاعدگی سے ارسال کریں گی

جماعت ہائے احمدیہ سانگھڑ، ساہیوال، ناگرمولا، درکال ضلع گوجرانوالہ، مردان، احمد پور، چک ۔۔۔ کا چیلو ضلع تھرپارکر۔ سلطانپورہ لاہور، چوہڑکانہ، پشاور، لائلپور، کوئٹہ، سکھر، ڈیرہ غازیخان

محلہ جات:- دارالرحمت شرقی (ب) دارالنصر شرقی، دارالعلوم غربی۔ دارالسعد شمالی۔ دارالرحمت غربی

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الٰہی محبت کے حصول کا ذریعہ ـــ پاکیزگی

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ۔ کہ خدائے عزوجل باطنی اور ظاہری صفائی کا خیال رکھنے والوں کو پسند کرتا ہے اور ان سے محبت کا سلوک کرتا ہے۔ اس آیت میں ظاہری صفائی کو باطنی صفائی کے ساتھ رکھ کر اس کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔

شعبہ صحتِ جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے صفائی کی اس قدر اہمیت کے پیشِ نظر مورخہ ۶/امان سے ۱۲/امان (مارچ) تک ہفتہ صفائی منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اِس ہفتہ میں خدام خصوصی طور پر بدن، کپڑے، گھر اور ماحول کی صفائی کا خیال رکھیں۔ مضر صحت جراثیم کے انسداد کے لئے کامیاب کوشش کا آغاز فرمائیں۔

قائدین کرام مختلف خدام کے ذریعہ مجالس میں صفائی کی اہمیت، حفظانِ صحت کے بنیادی اصولوں اور خوراک میں تناسب وغیرہ سے خدام کو واقفیت دلائیں اور اس ہفتہ کو کامیاب بنانے میں بھرپور سعی فرمائیں۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بتیسواں ۳۲ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام کا بتیسواں ۳۲ سالانہ اجتماع ۱۸/اپریل ۱۹۷۶ء بروز اتوار ایک دن کے لئے مرکزِ سلسلہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ مارچ میں خدام کے مطالعہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" مقرر ہے۔

ماہ اپریل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی" مقرر ہے۔

قائدین کرام خدام سے مطالعہ کرائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری گزارش

خدام کو چاہیئے کہ وہ اپنے ماہنامہ "خالد" کی مالی حالت سدھارنے کے لئے اس کی اشاعت بڑھائیں۔ (مینیجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

اداریہ۔ (بقیہ صفحہ ۲)

قادرِ مطلق ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ وہ اسباب مہیا کرنے پر بھی قادر ہے اور کرتا ہے کیونکہ اُس کے پاس وراء الوراء اسباب کا خزانہ ہے۔ سلسلہ اسباب کو محض اسبابِ مادیہ تک محدود سمجھنے والوں کی لاعلمی کی وجہ سے دُعا کی حقیقت باطل نہیں ہوسکتی کیونکہ دعا اور اس کی قبولیت کا تعلق محض نظریہ سے نہیں بلکہ تجربہ اور مشاہدہ سے ہے اور جو چیز تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر ثابت شدہ ہو اُسے فلسفیانہ موشگافیوں سے ردّ نہیں کیا جاسکتا۔ نہ صرف لاکھوں انبیاء، اولیاء اور دیگر اہل اللہ کے واقعات میں قبولیتِ دعا کی نظیریں ملتی ہیں بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں دعا کے زندہ معجزات دکھائے ہیں اور آپ کی جماعت میں اس کے تازہ بتازہ نمونے ہر روز مشاہدہ میں آرہے ہیں۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۶/اپریل تا ۲۹/اپریل ۱۹۷۶ء ایوانِ محمود ربوہ میں ہوگی۔ ہر مجلس سے نمائندے شرکت فرمائیں۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

پتہ درکار ہے

مکرم فیض احمد صاحب ولد رشید احمد صاحب وصیت ۱۹۳۹۲ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر موصی صاحب خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو فوری طور پر دفتر وصیت کو اطلاع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم محمود احمد صاحب مختار معرفت شیخ منور احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب وفات پاچکے ہیں قطعہ ۶/۸ واقع رحمت بازار والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ ۶/۸ میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) مکرم محمد منظور صاحب (۲) مکرم ڈاکٹر محمد ظفر صاحب (۳) مکرم داؤد احمد صاحب پسران مرحوم (۴) امۃ السلام صاحبہ (۵) امۃ الحفیظ صاحبہ۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل کرنیکا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

پاکستان آرمی میں انسٹرکٹرز کی ضرورت

۱۸ ٹیکنیکل گریجوایٹ کورس میں (آرمی میں ریگولر کمیشن دینے کیلئے) ۳۰/اپریل ۱۹۷۶ء تک درخواستیں مطلوب ہیں جو (G.H.Q. PA-3) راولپنڈی کو بھجوائی جائیں۔

آرمی ایجوکیشن کور کے لئے ایم اے/ایم ایس سی I اور II ڈویژن درخواست دے سکتے ہیں۔

مکمل کوائف کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز ۲۵/فروری ۱۹۷۶ء۔ (ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ محترمہ بیوہ مکرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم طویل عرصہ سے صاحبِ فراش ہیں اور کمزور زیادہ ہوگئی ہیں۔ اُٹھنا بیٹھنا اور کروٹ بدلنا مشکل ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک لطیف احمد سرور ایم۔اے قائد خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ)

۲۔ میری اہلیہ عرصہ تین ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ چند دنوں سے حالت زیادہ خراب ہے۔ اسی طرح میرے لڑکے سہیل احمد قمر کے بازو کی ہڈی کو گرنے کی وجہ سے فریکچر آگیا ہے۔ احباب سے ہر دو کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالخالق چوہدری کارکن دفتر دیوان وجوبلی فنڈ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۳۔ میری بیٹی انگلینڈ میں بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہے۔ احباب کرام سے عزیزہ کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سردار احمد بینشز۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

۴۔ مکرم چوہدری برکت علی صاحب آنکھوں کے اپریشن کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد رفیق کارکن دفتر الفضل ربوہ)

خدام و اطفال (۴ مارچ تا ۱۰ مارچ) ہفتہ اشاعت کے دوران "خالد" و "تشحیذ" کی خریداری بڑھا کر ادارہ سے تعاون فرمائیں (مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھٹی صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

غوثِ اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

غوثِ اعظم پیر پیران حضرت الشیخ عبدالقادر جیلانی (ولادت ۴۷۰ھ/۱۰۷۸ء۔ وفات ۵۶۱ھ/۱۱۶۶ء) سلسلہ قادریہ کے بانی اور آسمانِ طریقت کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک ہے:۔

"اُوتی الانبیاء اسم النبوّۃ و اُوتینا اللقب ای حُجِر علینا اسم النبی مع ان الحق تعالیٰ یُخبرنا فی سرائرنا بمعانی کلامہٖ و کلام رسولہٖ صلعم ویسمّٰی صاحب ھٰذا المقام من انبیاء الاولیاء"۔

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۳۹ از حضرت امام عبدالوہاب شعرانی متوفّٰی ۹۷۶ھ/۱۵۶۸ء مطبع عباس بن عبدالسلام مصر)

انبیاء کو تو نبی کا نام دیا گیا ہے اور ہم امتی لقب نبوت پاتے ہیں۔ ہم سے النبی کا نام روکا گیا ہے باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ ہمیں خلوت میں اپنے کلام اور اپنے رسول کے کلام کے معانی سے خبر دیتا ہے اور یہ مقام رکھنے والا انسان انبیاء الاولیا میں سے ہوتا ہے۔

نیز فرماتے ہیں:۔

"قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یکمل المومن ایمانہٗ حتّٰی یرید لاخیہ المسلم ما یرید لہٗ لنفسہٖ ھٰذا قول امیرنا و رئیسنا وکبیرنا و قائدنا و سفیرنا و شفیعنا مقدم النبیّین والمرسلین والصدیقین من زمان اٰدم علیہ السلام الٰی یوم القیامۃ"۔

(الفتح الربّانی والفیض الرحمانی صفحہ ۴۲ مجموعہ ملفوظات حضرت پیرانِ پیر غوث صمدانی سیّد عبدالقادر جیلانیؒ مرتبہ خلیفہ اعظم حضرت شیخ ابن المبارک قادری مطبع میمنیہ مصر)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا لا یکمل المومن ایمانہٗ حتّٰی یرید لاخیہ المسلم ما یرید لہٗ لنفسہٖ (ایماندار کا ایمان کامل نہیں یہاں تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے لئے وہی چیز نہ چاہے جو چیز اپنے لئے چاہتا ہے) یہ ہے فرمان ہمارے امیر اور سردار اور بزرگ اور بہشت کی طرف لے جانے والے کا، ہمارے سفیر اور شفاعت کرنے والے جو آدم علیہ السلام سے قیامت تک سب نبیوں، رسولوں اور صدیقوں کے سردار ہیں۔

جنابِ مولوی عبدالعزیز حنفی القادری کے الفاظ میں حضرت پیرانِ پیر غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی عبارت کا ترجمہ یہ ہے:۔

"یہ ہے فرمان ہمارے امیر اور سردار اور بزرگ اور بہشت کی طرف لے جانے والے کا ہمارے سفیر اور شفاعت کرنے والے نبیوں اور رسولوں اور صدیقوں کے پیشوا کا کہ جو آدم علیہ السلام کے زمانہ سے قیامت تک ہوں گے"۔

(اردو ترجمہ کتاب الفتح الربانی ناشر قومی منزل نقشبندیہ کشمیری بازار لاہور)

آپ نے مقامِ "ختمِ ولایت" کی وضاحت حسبِ ذیل الفاظ میں فرمائی:۔

"فحینئذٍ تکون وارث کل رسول و نبی و صدّیق بک تختم الولایۃ والیک تصدر الابدال و بک تنکشف الکروبُ وبک تسقی الغیوث وبک تنبت الزروع وبک تدفع البلایا والمحن عن الخاصّ والعام واھل الثغور والراعی والرّعایا والائمّۃ والامّۃ وسائر البرایا فتکون شِحنۃ البلاد والعباد فتنطلق الیک الارجل بالسعی والترحال والایدی بالبذل والعطاء والخدمۃ باذن خالق الاشیاء فی سائر الاحوال والالسُنُ بالذّکر الطیّب والحمد والثناء فی جمیع المحال ولا یختلف فیک اثنان من اھل الایمان یا خیر من سکن البراری والعمران وحال ذٰلک فضل اللہ واللہ ذوالفضل العظیم"۔

(ترجمہ) پھر تو اس وقت ہر رسول اور نبی اور صدیق کا وارث ہوگا۔ تجھ پر ولایت ختم ہوگی۔ تیرے پاس ابدال آویں گے اور تجھ سے مشکلیں حل ہوں گی۔ اور تیری دعا سے مینہ برسایا جائے گا اور تیری برکت سے کھیتیاں سرسبز ہوں گی۔ اور تیری دعا سے ہر خاص و عام اور سرحد والے مسلمان اور چرواہے اور رعایا اور امامانِ قوم اور امت اور تمام مخلوق سے بلائیں مصیبتیں دور کی جائیں گی۔ پس تو شہروں اور بندوں پر کوتوال ہو جائے گا۔ پھر لوگ قطع مراحل کرتے ہوئے رواں دواں تیرے پاس آئیں گے اور ہر حال میں خدا کے حکم سے نقد و جنس تیری خدمت میں پیش کریں گے۔ اور ہر جگہ تیرا اچھا چرچا اور حمد و ثناء کریں گے۔ اور تیری شان میں دو ایمان والے اختلاف نہ کریں گے۔ اے آبادیوں میں رہنے والوں اور جنگل میں چکر لگانے والوں سے بہترین شخص یہ خدا کا فضل ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے"۔

(فتوح الغیب مترجم المقالۃ الرابعۃ صفحہ ۸-۷ تالیف السید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اردو بازار جامع مسجد دہلی مطبوعہ ۱۳۴۷ھ)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

جس کے بعد مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم دعائیہ کلام میں سے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں محترم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے اس تقریب کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ ساڑھے چار بجے برات واپس روانہ ہو کر سات بجے شب بخیریت ربوہ پہنچ گئی۔ تقریب رخصتانہ میں لاہور کے بہت سے احباب بھی شامل ہوئے۔

اگلے روز یکم امان/مارچ کو بعد دوپہر محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے اپنی کوٹھی پر وسیع پیمانے پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ناظر و وکلاء صاحبان، متعدد کارکنان صدر انجمن احمدیہ و تحریکِ جدید، محلہ جات کے اور بیرونی جماعتوں کے متعدد اصحاب کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت شمولیت فرمائی۔ خواتین کے لئے علیحدہ وسیع پیمانے پر انتظام کیا گیا۔ دعوت کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔

ادارہ الفضل اس تقریبِ سعید پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی خدمت میں نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی، محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ان کی بیگم محترمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ، محترم میجر سید سعید احمد صاحب اور ان کی بیگم محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بنت حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ) اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے یمن و سعادت کا موجب اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

درخواستِ دعا

میرے ماموں محترم حکیم مرغوب اللہ صاحب آف شیخوپورہ گزشتہ آٹھ دس روز سے پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔

(ملک مبشر منظور قائد مجلس خدام الاحمدیہ شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴